خاتم النبیین ﷺ کے متعلق ڈاکٹر وید پرکاش کی رائے کا تحقیقی جائزہ

Dr Vid Prakash of opinion Analysis on the Last Prophet (SWA)

* ڈاکٹر نسیم اللہ

** پروفیسر ڈاکٹر ضیاء اللہ الازہری

Abstract

Dr Vid Prakash has the written book "kalki avtar on the Prophet (SWA). In this we have proved that the Prophet (SWA) is the last Prophet (SWA)."
Dr Vid Prakash also writes that now it is necessary for the Hindu to wait for his avtar and accept the Prophet Muhammad SWA as the last avtar and Prophet. Dr Vid Prakash also write that the position of the prophets in the Islamic traditions is that of the avtar in the Hindu history. In the traditions the Muslims believe in Muhammad (SAW) is the last prophet and Hindu believe in the kal ki avtar as the last avtar. In the other countries there came only prophets while in Hindustan there only came avtar, how that is possible? According to the belief of Muslims, the Prophethood meant that the prophet (SAW) is the last prophet and messenger of Allah (SAW). Allah has sent Hazrat Muhammad (SAW) is the last prophet and stop the sending of the others prophets. Now there will be no prophet send after Muhammad (SAW) .
The holy Prophet (SAW) has been mentioned in more than 100 verses of the Quran in a very comprehensive manner.

ڈاکٹر وید پرکاش کا تعارف:

ڈاکٹر وید پرکاش بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں اور الہ آباد پریاگ یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

فاضل مصنف ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے ایک پڑھے لکھے، عالم فاضل ہندو ہے اس کی کتاب " کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ" میں اس نے بذات خود ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق جس آخری اوتار کی آمد کے منتظر ہیں وہ حضرت محمد ﷺ ہے اور وہ اب سے پہلے آچکا ہے"(1)

ڈاکٹر وید پرکاش صاحب لکھتے ہے "اس وجہ سے تمام ہندوؤں پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے اس موعودہ اوتار کا انتظار چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کو آخری اوتار تسلیم کرلیں"(2)

اوتار کا معنی :

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہے کہ "اوتار" لفظ کا معنی ہیں " زمین پر آنا" اور ایشور کا اوتار" کا معنی ہے لوگوں کو خدا کا پیغام

*لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، گورنمنٹ کالج ڈگر بونیر

** پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

اوتار کا مقام:

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتے کہ اوتار سے مراد حضرت محمد ﷺ ہے۔
اس کے بارے میں فاضل مصنف لکھتے ہے" اسلامی روایات میں جو مقام نبیوں یہ پیغمبروں کا ہے وہی مقام ہندوستانی روایات میں اوتاروں کا ہے مسلمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی یا خاتم النبیین ﷺ مانتے ہیں اور ہندو "کلکی اوتار" کو آخری نبی مانتے ہے دیگر ممالک میں صرف پیغمبر آئے اور ہندوستانی روایات میں صرف اوتار یہ کیسے ممکن ہے؟ جبکہ سارے زمین اللہ کی ہے اس میں تکلیف کی کوئی گنجائش نہیں حضرت محمد ﷺ آخری نبی (خاتم النبیین) ہیں"(4)

خاتم النبیین کے اسباب:

فاضل مصنف نے "خاتم النبیین" کے آنے کے اسباب بیان کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔
1۔ بربری شہنشاہیت اور عوام کا وحشیانہ خیال ہونا۔2۔ حکمرانوں میں بدکارانہ روش۔3۔ درختوں میں پھول، پھل کی نایابی اور کمی ہونا۔4۔ دریاؤں میں پانی کی کمی ہونا۔5۔ بے دینی کا عروج اور دوسروں کا مارپیٹ کر انکی دولت لوت لینا۔6۔ نسلی امتیاز کی توسیع 7۔ غیر اللہ کی پرستش 8۔ بھلائی کی آڑ میں برائی 9۔ حسد وعدوات اور ریاکاری کا عام ہونا۔10۔ دین کے نام سے بے دینی کرنا۔11۔ اللہ تعالی کی اطاعت کا فقدان جب ایسے حالات میں دنیا میں برپا ہوگے تب آخری اوتار حضرت خاتم النبیین کی بعثت ان تمام برائیوں کو مٹانے کے لئے ہوگے"(5)

جنگوں میں گھوڑوں اور تلواروں کا استعمال:

فاضل مصنف لکھتے ہے کہ آخری نبی اس زمانے میں ہوگا جبکہ جنگوں میں تلواروں اور گھوڑوں کا استعمال کیا جاتا ہوگا کیونکہ بھاگوت پران میں مذکور ہے کہ دیوتاؤں (ملائکہ) کے زریعے عطاشدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر آقائے کائنات تلوار سے بدکاروں کا خاتمہ کریں گے"(6)
مصنف کے مذکورہ باتوں سے ہم اتفاق کرتے ہیں کیونکہ رسول ﷺ کے زمانے میں جنگوں میں تلوار اور گھوڑے استعمال ہوتے تھے اس کی یہ بات بھی درست ہے کہ آخری اوتار کی مدد فرشتوں کے ذریعے ہوگی۔
اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہے:

إِذۡ تَسۡتَغِيثُونَ رَبَّكُمۡ فَٱسۡتَجَابَ لَكُمۡ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلۡفٖ مِّنَ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ مُرۡدِفِينَ (7)

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب تم کو اپنے رب سے فریاد کررہے تھے پھر اللہ تعالی نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دونگا جو لگاتار چلے آئیں گے۔
احادیث رسول ﷺ میں یہ پیغام واضح ہے کہ حضرت محمد ﷺ گھوڑ سوار بھی تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ تلواریں بھی تھی فاضل مصنف کی یہ باتیں بھی سچ ہیں۔

ڈاکٹر وید پرکاش کا دعوت:

خاتم النبیین کے بارے میں فاضل مصنف آخر میں لکھتے ہے" بھارتیہ اہل ہنود جس کلکی کو اوتار مانتے ہے، مسلمان اس کلکی کے پیروکار ہیں کلکی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بھارتیوں کے ساتھ بھلائی کریں گا اور نجات دلائیں گا اس جذبے کے تحت سب بھارتی کلکی پر ایمان لائیں کیونکہ وہ آخری اوتار ہیں جو شہسوار اور شمشیر بردار ہیں"(8)

خلاصہ کلام:

فاضل مصنف کی رائے یہ ہے کہ تمام مسلمانوں اور ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ آخری کلکی اوتار حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئے کیونکہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کا آخری نبی ہے اور اس کے بعد کوئی نبی یا اوتار نہیں آئے گا اور ہندوؤں جس اوتار کے منتظر ہیں وہ آج سے بہت پہلے آچکے ہیں لہذا تمام اہل دنیا پر یہ بات لازم ہیں کہ وہ رسول ﷺ پر ایمان لائے یہ خاتم النبیین اور اللہ پاک کا آخری رسول ہے اور جس اوتار کے ہندوؤں انتظار کرتے ہیں جو ان کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں ان کی کافی شواہد و ثوابت رسول ﷺ میں موجود ہے اب ہندوؤ کو چاہے کہ بذات خود اس تمام باتوں کو تسلیم کریں اور حضرت محمد ﷺ جس طرح مسلمانوں کا رسول ہیں اس طرح ہندوؤں کا رسول یعنی اوتار ہے اسی وجہ سے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا اب ہندوؤں پر فرض ہیں۔

ڈاکٹر پرکاش نے انتہائی عمیق تحقیق کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ رسول ﷺ اللہ تعالی کا آخری اوتار ہے۔

یہ بات عیاں ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری رسول ہے اور اس کے بعد کوئی نبی یا رسول ﷺ نہیں آئے گی۔

قرآن کریم کی روشنی میں:

اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہے:

1۔ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَۗ (9)

: محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کی والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔

2-وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَٰلَمِينَ [10] اور یہ پیغمبر ہم نے تمھیں سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ٱلَّذِينَ ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ يَعۡرِفُونَهُۥ كَمَا يَعۡرِفُونَ أَبۡنَآءَهُمُ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ(11)

: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (پھر بھی) جن لوگوں نے اپنی جانوں کے لئے گھاٹے کا سودا کر رکھا ہے، وہ ایمان نہیں لاتے۔

حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں :

رسول ﷺ خود فرماتے ہے:"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹادے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوں"(12)

خاتم کا لغوی معنی:

اصل میں لفظ "خاتم" کا معنی "ختم" ہے جس کے لغوی معنی مہر لگانے اور کسی چیز کے آخر تک پہنچنے اور اسے ختم کر دینے کے ہیں۔

لسان العرب جو لغت کی مقبول کتاب ہے اس میں موجود ہے:

خاتمهم وخاتمهم وآخرهم عن اللحياتى ومحمد ﷺ خاتم الانبياعليه وعليهم الصلوة والسلام (13)

"خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہے اور انہی معنی پر لحیاتی سے نقل کیا جاتا ہے، محمد ﷺ خاتم الانبیاء یعنی (آخر الانبیاء) ہیں۔

اگر خاتم کا مجازی معنی لیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ حضور ﷺ انبیاء پر مہر ہیں عربی میں الختم کا معنی کسی چیز کو بند کر دینا اور روک دینے کے ہیں عام محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں چیز پر مہر کر دی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتے ہے: خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ (14)

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ یعنی اب قلوب میں ایمان داخل نہیں ہو گا۔

قرآن کریم میں لفظ "ختم" سات مرتبہ استعمال ہوا ہے:

1-خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ (15)　　: مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر۔

2-وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم (16)　　: اور مہر کر دی تمھارے دلوں پر۔

3-وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ (17)　　: مہر کر دی ان کے کان پر اور ان کے دل پر۔

4-ٱلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ (18)　　: آج ہم مہر کر دیں گے ان کے دل پر۔

5-فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ (19)　　: سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔

6-رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ (20)　　: مہر لگی ہوئی۔

7-خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ (21)　　: جس کی مہر جمتی ہے مشک پر۔

ان ساتوں مقامات کے اول واخر "سیاق وسباق" کو دیکھ لیں "ختم" کے مادہ کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا۔ اس کی ایسی بندش کرنی کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہیں ہو سکے اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی جا سکے۔

صحابہ کرام کے اقوال کی روشنی میں :

1-عن قتاده ولکن رسول الله وخاتم النبيين ا ی آخرهم(22)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ انھوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ اور لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔

2-امام جلال الدین سیوطیؒ نے در منثور میں بحوالہ عبد اللہ ابن حمید حضرت حسن سے نقل کیا ہے:

عن الحسن فی قوله وخاتم النبيين قال ختمه الله النبيين بمحمدﷺوکان آخر من بعد (23)

حضرت حسن سے ایت خاتم النبیین کے بارے میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالی نے تمام انبیاءؑ کو محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور آپ ﷺ ان رسولوں میں ہے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے آخری ٹھہرے۔

عربی تفاسیر میں "خاتم النبیین" کا معنی و مطلب:

1- تفسیر طبری :

وخاتم النبيين الذی ختم النبوة فطبع عليهافلا تفتح لاحد بعده الی قيا مة الساعة (24)

ترجمہ: لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی پس وہ قیامت آپ ﷺ کے بعد کسی کے لئے نہ کھولی جائے گی۔

2- تفسیر خازن:

خاتم النبيين ختم الله به النبوة فلا نبوة بعده ايولا معه (25)

خاتم النبیین یعنی اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے ساتھ نبوت کو ختم کر دیا۔ پس نہ آپ ﷺ کے بعد نبوت ہے اور نہ آپ ﷺ کے ساتھ کسی کو حاصل۔

3۔ تفسیر ابن کثیر :

فھذہ الایۃنص فی انہ لانبی بعدہ واذاکان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی والا خری لان مقام الرسالۃاخص من مقام النبوۃ فان کل رسول النبی ولا یتعکس وبذلک وردت الا حدیث المتو اترہ عن رسول اللہ من حدیث جماعۃمن الصحابۃ (26)

یہ نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور جب کوئی نبی نہ ہو گا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہو گا کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبے سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہو کر وارد ہوتے ہیں۔ اور ان تمام احادیث سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہے۔

برصغیر پاک وہند کے اردو تفاسیر :

1۔ تفسیر احسن البیان:

"خاتم "ختم کرنے والا "مہر۔ قرآن کریم میں اس لفظ کی دو قراتیں ہیں یعنی یہ زبر اور زیر دونوں طرح پڑھا جاتا ہے اور دونوں کے معنی کا حاصل ایک ہی ہیں یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے۔ مہر کے معنی بھی آخر کے ہوتے ہے کیونکہ بند کرنے کے لئے کسی چیز پر مہر بھی آخر میں لگائی جاتی ہے۔(27)

2۔ تفسیر معارف القرآن:

"وخاتم النبیین "لفظ خاتم میں دو قراتیں ہیں، امام حسن اور عاصم کی قرآت خاتم بفتح تاہے اور دوسرے ائمہ قرآت خاتم بکسر تا پڑھتے ہیں حاصل معنی دونوں کا ایک ہی ہے یعنی انبیاء کو ختم کرنے والے"(28)

3۔ تفسیر ضیاء القرآن:

"حضور سرور کائنات ﷺ سب سے آخری نبی ہیں حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا"(29)

اس کے علاوہ تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ ہماری لیے پوری طرح اس بات کو واضح کر دتا ہے کہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ایک سچے اور آخری نبی تھے اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے جس نبی کی خوشخبری سنائی تھی وہ حضرت محمد ﷺ اور صرف حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ہی تھے۔(30)

ڈاکٹر نے اپنی کتاب میں خاتم النبیین کی جو خصوصیات لکھی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہے کیونکہ انہوں نے جن نشانات کا ذکر کیا ہے وہ صرف اور صرف رسول ﷺ سے تعلق رکھتے ہے وہ کوئی اور شخصیت سے تعلق نہیں رکھتے۔ ان تمام باتوں سے مکمل طور پر واضح ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کا ذکر کلام الہٰی کے علاوہ ہندو کے مقدس کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور ہندو مذہب والے جس آخری اوتار کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہے وہ آخری اوتار اور نبی حضرت محمد ﷺ ہے تمام مسلمانوں کا ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان ہے۔ اس کے علاوہ ہم یہ کہہ سکتے ہے کہ ہندوؤں کے مقدس کتابوں میں جو پیشگوئیاں حضرت محمد ﷺ کے بارے میں موجود ہیں وہ بھی بالکل سچ ہیں اور جس اوتار کی خصوصیات ہندو حضرات بیان کرتے ہیں وہ بھی بالکل من وعن درست ہیں۔

حواشی

121-ایڈوکیٹ، محمد اسماعیل قریشی، ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت، مطبوعہ الفیصل، لاہور، 1994، ص 72

1-وید پرکاش، ڈاکٹر، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، کتاب الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور، 2011ء، ص 6

2-ایضاً ص 7

3-ایضاً ص 25

4-ایضاً ص 18

5-ایضاً 28 تا 29

6-ایضاً ص 35

7-الانفال: 9

8-کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، ص 61

9-الاحزاب: 40

10-الانبیاء: 107

11-الانعام: 20

12- صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائیہ ﷺ، حدیث: 105

13-افریقی، جمال الدین بن منظور، لسان العرب، باب المیم فصل الخاء، 12: 164

14-البقرہ: 7

15-البقرہ: 7

16-الانعام: 46

17-الجاثیہ: 23

18-یٰسین: 65

19-الشوریٰ: 24

20-مطففین: 25

21-المطففین: 26

22-طبری، امام ابو جعفر ابن جریر، مؤسسۃ الرسالۃ۔ ج 20، ص 278

23-سیوطی، امام جلال لدین، تفسیر دار المنثور، دالفکر، بیروت، ج 6 ص، 617

24-طبری، امام ابو جعفر ابن جریر طبری، مؤسسۃ الرسالۃ، ج 29، ص 278

25-علاء الدین علی بن محمد، تفسیر خازن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج 3، ص 429

26-ابن کثیر، ابو الفداء اسمعیل بن محمد، تفسیر القرآن العظیم، دار الطیبۃ للنشر والتوزیع، ج 6، ص 428

27-سید فضل الرحمن، احسن البیان، زاوار اکیڈمی پبلی کیشنز، حصہ 6، ص 437

28-عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج 7، ص 163

29-الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن، پبلی کیشنز، ج 6، ص 65

30-ایڈوکیٹ، محمد اسماعیل، ناموس رسالت قانون توہین رسالت ﷺ، مطبوعہ الفیصل لاہور، 1994ء، ص 72